سُوْرَةُ الرُّوْم

یہ سورت بھی مکی ہے اس کی ساٹھ آیات اور چھ رکوع ہیں

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۱۰　　اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الٓمّٓ ﴿١﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿٢﴾
فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ
سَيَغْلِبُوْنَ ﴿٣﴾
فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ ۗ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ
وَمِنْۢ بَعْدُ ۗ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿٤﴾
بِنَصْرِ اللّٰهِ ۗ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَاۤءُ ۗ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ ﴿٥﴾
وَعْدَ اللّٰهِ ۗ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦﴾
يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ
وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿٧﴾
اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۗ مَا خَلَقَ اللّٰهُ
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ وَاِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ
النَّاسِ بِلِقَاۤئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿٨﴾
اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِى الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۗ كَانُوْٓا
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوا الْاَرْضَ وَ
عَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَاۤءَتْهُمْ
رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ۗ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ
وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿٩﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
الٓمّٓ (۱) (اہل) روم مغلوب ہو گئے (۲)
نزدیک کے ملک میں۔ اور وہ مغلوب ہونے کے بعد
عنقریب غالب آجائیں گے (۳)
چند ہی سال میں۔ پہلے بھی اور پیچھے بھی خدا ہی کا حکم ہے
اور اُس روز مومن خوش ہو جائیں گے (۴)
(یعنی) خدا کی مدد سے۔ وہ جسے چاہتا ہے مدد دیتا ہے۔
اور وہ غالب (اور) مہربان ہے (۵)
(یہ) خدا کا وعدہ (ہے) خدا اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا
لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (۶)
یہ تو دنیا کی ظاہری زندگی کو جانتے ہیں۔ اور آخرت
(کی طرف) سے غافل ہیں (۷)
کیا انہوں نے اپنے دل میں غور نہیں کیا۔ کہ خدا نے
آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان
ہے ان کو حکمت سے اور ایک وقت مقرر تک کیلئے پیدا کیا ہے اور
بہت سے لوگ اپنے پروردگار سے ملنے کے قائل ہی نہیں (۸)
کیا ان لوگوں نے ملک میں سیر نہیں کی (سیر کرتے) تو دیکھ لیتے
کہ جو لوگ ان سے پہلے تھے انکا انجام کیسا ہوا۔ وہ ان سے زور و قوت
میں کہیں زیادہ تھے اور انہوں نے زمین کو جوتا اور اسکو اس سے
زیادہ آباد کیا تھا جو انہوں نے آباد کیا۔ اور اُن کے پاس
اُن کے پیغمبر نشانیاں لیکر آتے رہے۔ تو خدا ایسا نہ تھا
کہ اُن پر ظلم کرتا۔ بلکہ وہی اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے (۹)

THE ROMANS

Revealed at Mecca

In the name of Allah, the Merciful, the Beneficent.

1. Alif, Lām, Mīm.

2. The Romans have been defeated.

3. In the nearer land, and they, after their defeat will be victorious.

4. Within ten years—Allah's is the command in the former case and in the latter—and in that the believers will rejoice.

5. In Allah's help to victory He helped to victory whom He will. He is the Mighty, the Merciful.

6. It is a promise of Allah. Allah faileth not His promise, but most of mankind know not.

7. They know only some appearance of the life of the world, and are heedless of the Hereafter.

8. Have they not pondered upon themselves? Allah created not the heavens and the earth, and that which is between them, save with truth and for a destined end. But truly, many of mankind are disbelievers in the meeting with their Lord.

9. Have they not travelled in the land and seen the nature of the consequence for those who were before them? They were stronger than these in power, and they dug the earth and built upon it more than these have built. Messengers of their own came unto them with clear proofs (of Allah's Sovereignty). Surely Allah wronged them not, but they did wrong themselves.

ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا السُّوأَىٰ أَن كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَكَانُوا بِهَا يَسْتَهْزِئُونَ ﴿١٠﴾ ع

پھر جن لوگوں نے برائی کی ان کا انجام بھی برا ہوا اس لیے کہ خدا کی آیتوں کو جھٹلاتے اور ان کی ہنسی اڑاتے رہے تھے ﴿١٠﴾

10 Then evil was the consequence to those who dealt in evil, because they denied the revelations of Allah and made a mock of them.

اسرار و معارف

رومیوں میں اور کسریٰ پرویز میں جنگ ہوئی رومی اہلِ کتاب اور فارسی آتش پرست تھے اگرچہ دونوں کافر تھے مگر اہل کتاب ہونے کی وجہ سے اہلِ فارس کی نسبت مسلمانوں کی ہمدردی رومیوں سے تھی مگر اس جنگ میں رومی ہار گئے چند سرحدی شہر فارس نے فتح کرلیے اسی فتح میں قسطنطنیہ بھی تھا جہاں کسریٰ پرویز نے آتشکدہ بنوایا اس پر مشرکین بہت خوش ہوئے تو یہ سورۃ نازل ہوئی اور ارشاد ہوا کہ اگرچہ رومی شکست کھا گئے ہیں مگر آئندہ چند برسوں میں یہ پھر غالب آجائیں گے چنانچہ مشرکین کے لیے خوشی کا کوئی موقعہ نہیں یہ ایک بہت بڑی پیشگوئی تھی بظاہر ایسا ہونے کے امکانات نظر نہ آتے تھے چنانچہ مشرکین کہنے لگے کہ اب یہ ممکن نہیں تو ارشاد ہوا ایسا ضرور ہوگا اور اس روز مسلمانوں کو بہت خوشی نصیب ہوگی اور واقعی مسلمانوں کے لیے بہت خوشی کا موقع آیا۔ اول تو واقعی چند سالوں بعد رومیوں کو دوبارہ فتح نصیب ہوئی اور قرآن کریم کی پیشگوئی پوری ہوکر آپ ﷺ کے معجزہ کا اظہار ہوا دوسرے یہ کہ عین انہی دنوں میں بدر کا معرکہ پیش آیا اور مسلمانوں کو بہت بڑی فتح نصیب ہوئی اور تیسرے یہ دونوں کافر طاقتیں تھیں بالآخر دونوں نے مسلمانوں کے مقابل آنا تھا یہ بات بھی خوشی کی تھی کہ وہ آپس میں لڑکر کمزور ہوں۔ کفار کا یہ خیال کہ رومی اب نہیں جیت سکتے ایسا ہی ہے جیسا کہ ان کے خیال میں مسلمان مقابلہ نہیں کرسکتے مگر یہ محض اسباب ظاہری کو دیکھ کر اندازے لگاتے ہیں حالانکہ یہ فتح اللہ کی مدد سے ہوگی اور وہ جس کی چاہے مدد کرے کہ اہلِ مکہ کے مقابل مسلمانوں کو فتح عطا کی جو بظاہر ممکن نظر نہ آتی تھی ایسے ہی فارس پر روم کو کہ وہ غالب ہے اور رحم کرنے والا ہے۔

اللہ نے جب ارشاد فرما دیا تو اس کا فرمایا ضرور ہوکر رہتا ہے کہ خود اسے کرنا ہوتا ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن لوگوں کی اکثریت اس حقیقت کو نہیں جان سکی۔ بس صرف دنیا کے اسباب

اور مال و دولت یا عیش و عشرت میں الجھ کر رہ گئے ہیں اور آخرت کو فراموش کر بیٹھے ہیں حالانکہ اللہ کا وعدہ ہے ضرور پورا ہوگا۔

کیا انہوں نے کبھی غور و فکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں جو کچھ پیدا فرمایا ہے اس کے مسلسل پیدا ہونے اور خاص خصوصیات کے حامل ہونے اجزا کے ملنے اجسام کے بننے اور نظامِ عالم کے چلنے میں کس قدر صحیح ترین اندازے مقدار کے بھی اور اوقات کے مقرر کیے ہیں۔ کبھی کوئی اندازہ غلط نہیں ہوتا۔ سورج چاند بادل بارش ہوا۔ نمو اور روئیدگی ہر شے اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہو رہی ہے وہی عظیم خالق جب یہ سب کچھ دوبارہ بنا کر کھڑا کرنے کا وقت معین کر دے تو آخر ایسا کیوں نہ ہوگا کہ لوگوں کی اکثریت قیامِ قیامت اور اللہ کی بارگاہ میں پیشی سے منکر ہو رہی ہے۔ اگر انہیں اپنے مال و دولت اور اقتدار و وقار کے نشہ نے اندھا کر رکھا ہے تو کیا یہ زمین پہ سفر نہیں کرتے اور انہیں اپنے سے پہلے کفار کا انجام نظر نہیں آتا جو ان سے زیادہ مالدار اور طاقتور ہوا کرتے تھے اور ان کی نسبت ان لوگوں کی حکومت و سلطنت زیادہ مضبوط تھی۔ پھر ان کے پاس اللہ کے رسول مبعوث ہوئے اور واضح دلائل پیش کیے مگر وہ نہ مان کر تباہ ہو گئے۔ اللہ نے ان پر زیادتی نہیں کی بلکہ خود انہوں نے کفر اختیار کر کے اپنے اوپر ظلم کیا لہذا ان کا انجام بھی ان کے کردار کی طرح بہت بُرا ہوا۔ اس لیئے ظالم نہ صرف انکار کرتے تھے بلکہ آیاتِ الٰہی کا مذاق اڑاتے تھے۔

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۱ تا ۱۹ اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۵

اَللّٰهُ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ (١١)	خدا ہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے وہی اس کو پھر پیدا کرے گا پھر تم اسی کی طرف لوٹ جاؤ گے (١١)	11. Allah produceth creation, then He reproduceth it, then unto Him ye will be returned.
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ (١٢)	اور جس دن قیامت برپا ہوگی گنہگار ناامید ہو جائیں گے (١٢)	12. And in the day when the Hour riseth the unrighteous will despair.
وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ كٰفِرِيْنَ (١٣)	اور ان کے (بنائے ہوئے) شریکوں میں سے کوئی ان کا سفارشی ہوگا اور وہ اپنے شریکوں سے نامعتقد ہو جائیں گے (١٣)	13. There will be none to intercede for them of those whom they made equal with Allah. And they will reject their partners (whom they ascribed unto Him).
وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ يَّتَفَرَّقُوْنَ (١٤)	اور جس دن قیامت برپا ہوگی اس روز وہ الگ الگ فرقے ہو جائیں گے (١٤)	14. In the day when the Hour cometh, in that day they will be sundered.
فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ (١٥)	تو جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے وہ (بہشت کے) باغ میں خوشحال ہوں گے (١٥)	15. As for those who believed and did good works, they will be made happy in a Garden.

وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ
مُحْضَرُونَ (16)
(17) فَسُبْحَانَ اللَّهِ حِينَ تُمْسُونَ وَحِينَ تُصْبِحُونَ
وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ
عَشِيًّا وَحِينَ تُظْهِرُونَ (18)
يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ
مِنَ الْحَيِّ وَيُحْيِي الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَ
كَذَٰلِكَ تُخْرَجُونَ (19) ع

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں اور آخرت کے
آنے کو جھٹلایا۔ وہ عذاب میں ڈالے
جائیں گے (16)
(17) تو جس وقت تم کو شام ہو اور جس وقت صبح ہو خدا کی تسبیح کرو (یعنی نماز پڑھو)
اور آسمانوں اور زمین میں اُسی کی تعریف ہے۔ اور تیسرے پہر بھی
اور جب دوپہر ہو (اُس وقت بھی نماز پڑھا کرو) (18)
وہی زندے کو مُردے سے نکالتا اور (وہی) مُردے کو زندے
سے نکالتا ہے اور (وہی) زمین کو اُس کے مرنے کے بعد
(19) زندہ کرتا ہے۔ اور اسی طرح تم (دوبارہ زمین میں سے) نکالے جاؤ گے

16. But as for those who disbelieved and denied Our revelations, and denied the meeting of the Hereafter, such will be brought to doom.
17. So glory be to Allah when ye enter the night and when ye enter the morning—
18. Unto Him be praise in the heavens and the earth!—and at the sun's decline and in the noonday.
19. He bringeth forth the living from the dead, and He bringeth forth the dead from the living, and He reviveth the earth after her death. And even so will ye be brought forth.

اسرار و معارف

حالانکہ یہ ظاہر و باہر ہے کہ ہر شے کو اللہ پیدا فرماتے ہیں اور عدم سے وجود میں لاتے ہیں وہ یقیناً اسے دوبارہ پیدا کریں گے اور اسی کی بارگاہ میں سب کو حاضر ہونا ہے آج انکار بھی کرتے ہیں تو کیا ہوا کل جب قیامت ہو جائے گی تو انہوں نے قیامت کی جو امیدیں باندھ رکھی ہیں دم توڑ جائیں گی حتیٰ کہ جن کو انہوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ ان کی سفارش تک نہ کر سکیں گے بلکہ ان سے ناامید ہو کر یہ خود ان کا انکار کر دیں گے کہ ہم نے انہیں کبھی شریک مانا ہی نہ تھا۔

اور جب قیامت قائم ہوئی تو لوگ الگ الگ قسموں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ نیک و بد مومن و کافر جدا جدا ہوں گے۔ سو جن لوگوں نے ایمان قبول کیا اور نیک کام کیے تو بہترین باغات میں ان کا استقبال اور مدارات ہوگی اور جن لوگوں نے کفر کا راستہ اختیار کیا اور اللہ کی آیات کا انکار کیا نیز قیامِ قیامت کے منکر تھے وہ سب عذاب میں جمع کیے جائیں گے۔

ذکرِ دوام

لہٰذا اس کامیابی کو پانے کے لیے یادِ الٰہی کو دائمی طور پر اپنا لینا چاہیے کہ اسی کا ذکر کرتے ہوئے سو جاؤ اور رات گزارو جب اٹھو تو اسی کو یاد کرنے لگو اس لیے ساری کائنات میں صرف وہی ایک ذات ہے جس کے لیے سب تعریفیں ہیں لہٰذا نہ صرف صبح شام بلکہ دن ڈھلے اور رات

کے ڈھلنے کے وقت بھی اسے یاد کرتے رہا کرو اور اس کی پاکی بیان کیا کرو اس میں سب نمازیں تسبیحات تلاوت اور سب نیک اعمال شامل ہیں نیز اصل مراد ذکرِ قلبی ہے تاکہ کوئی لمحہ غفلت نہ آئے۔ اس کی قدرت کے دلائل تو روشن ہیں کہ مُردہ سے زندہ کو پیدا کرتا ہے اور مادہ سے حیوان بناتا ہے ایسے ہی حیات سے بھرپور جسموں کو موت سے ہمکنار کر دیتا ہے جس طرح سارا روئے زمین خشک ہو کر مردہ ہو جاتا ہے پھر اس کے انگ انگ سے حیات پھوٹنے لگتی ہے ایسے ہی تم لوگ بھی زندہ کیے جاؤ گے۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۲۰ تا ۲۷ — اُتْلُ مَا اُوْحِیَ ۲۱/۶

وَمِنْ آيَاتِهِ يُرِيكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَطَمَعًا وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ (۲۴)

اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ تم کو خوف اور اُمید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے مینہ برساتا ہے پھر زمین کو اسکے مرجانے کے بعد زندہ (و شاداب) کر دیتا ہے عقل والوں کیلئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۴)

24. And of His signs is this: He showeth you the lightning for a fear and for a hope, and sendeth down water from the sky, and thereby quickeneth the earth after her death. Lo! herein indeed are portents for folk who understand.

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ تَقُومَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بِأَمْرِهِ ۚ ثُمَّ إِذَا دَعَاكُمْ دَعْوَةً مِنَ الْأَرْضِ إِذَا أَنْتُمْ تَخْرُجُونَ (۲۵)

اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ آسمان اور زمین اُسکے حکم سے قائم ہیں پھر جب وہ تم کو زمین میں سے نکلنے کیلئے آواز دے گا تو تم جھٹ نکل پڑو گے (۲۵)

25. And of His signs is this: The heavens and the earth stand fast by His command, and afterward, when He calleth you, lo! from the earth ye will emerge.

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَكُمْ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ إِذَا أَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُونَ (۲۰)

اور اُسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر اب تم انسان ہو کر جابجا پھیل رہے ہو (۲۰)

20. And of His signs is this: He created you of dust, and behold you human beings, ranging widely!

وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ (۲۱)

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ اُن کی طرف (مائل ہوکر) آرام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی جو لوگ غور کرتے ہیں اُنکے لئے ان باتوں میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۱)

21. And of His signs is this: He created for you helpmates from yourselves that ye might find rest in them, and He ordained between you love and mercy. Lo, herein indeed are portents for folk who reflect.

وَمِنْ آيَاتِهِ خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَأَلْوَانِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْعَالِمِينَ (۲۲)

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا جدا جدا ہونا۔ اہلِ دانش کے لئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۲)

22. And of His signs is the creation of the heavens and the earth, and the difference of your languages and colours. Lo! herein indeed are portents for men of knowledge.

وَمِنْ آيَاتِهِ مَنَامُكُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَاؤُكُمْ مِنْ فَضْلِهِ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَسْمَعُونَ (۲۳)

اور اسی کے نشانات (اور تصرفات) میں سے ہے تمہارا رات اور دن میں سونا اور اُسکے فضل کا تلاش کرنا۔ جو لوگ سُنتے ہیں اُن کیلئے ان (باتوں) میں (بہت سی) نشانیاں ہیں (۲۳)

23. And of His signs is your slumber by night and by day, and your seeking of His bounty. Lo! herein indeed are portents for folk who heed.

وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ كُلٌّ
لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿٢٦﴾
وَهُوَ الَّذِيْ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ
وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ ۭ وَلَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ
الْحَكِيْمُ ﴿٢٧﴾ ع

اور آسمانوں اور زمین میں جتنے (فرشتے اور انسان وغیرہ) ہیں
اسی کے (مملوک) ہیں (اور) تمام اس کے فرمانبردار ہیں ﴿۲۶﴾
اور وہی تو ہے جو خلقت کو پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے پھر اسے
دوبارہ پیدا کریگا۔ اور یہ اس کو بہت آسان ہے۔ اور
آسمانوں اور زمین میں اس کی شان نہایت بلند ہے۔
اور وہ غالب حکمت والا ہے ﴿۲۷﴾

26. Unto Him belongeth whosoever is in the heavens and in the earth. All are obedient unto Him.
27. He it is Who produceth creation, then reproduceth it, and it is easier for Him. His is the Sublime Similitude in the heavens and in the earth. He is the Mighty, the Wise.

اسرار و معارف

تخلیقِ انسانی

اور اس کی بہت بڑی آیات میں خود تمہاری تخلیق ہے کہ مٹی کے اجزاء کو کیا کیا روپ دیتا ہے مختلف غلوں پھلوں اور خوردنی اجناس میں تبدیل کرتا ہے کہیں چارہ بنا کر اس سے دودھ گھی اور گوشت پیدا کر کے انسان کی غذا بناتا ہے پھر اسے نطفے کی شکل دے کر شکمِ مادر میں پہنچاتا ہے وہاں سے پیدا کر کے اسے انسان بنا دیتا ہے کہ روئے زمین کو زیر کرنے پر تُلا پھرتا ہے پھر اس کی قدرت دیکھو سب کو مرد نہیں بناتا تمہیں میں سے خواتین کو پیدا کر دیا اسی ایک عمل میں ایک پیٹ سے بچیاں بھی پیدا کر دیتا ہے جن کا مزاج شکل اور استعداد ہر شے مختلف ہوتی ہے پھر انہیں تمہارا جوڑا بناتا ہے کہ نسلِ انسانی کی بقا کا باعث بنو اور اس کام کو محض شرعی فریضہ ہی نہیں رکھا بلکہ تم میں محبت کے جذبات پیدا کر دیئے کہ میاں بیوی کی محبت ایک خاندان کی صرف تعمیر ہی نہیں کرتی سب کے لیے اللہ کی رحمت بھی ثابت ہوتی ہے اگر اس سارے نظام پر کوئی غور کرے تو اس میں اللہ کی عظمت کے بہت زیادہ دلائل ہیں۔

اس کی قدرت کاملہ کا اظہار آسمانوں اور ان میں بے شمار عجائبات زمین اور اس کے بے شمار کمالات کی تخلیق سے ظاہر ہے پھر ہر زمین کے باسی انسانوں کو الگ رنگت عطا کر دی بولنے کا طریقہ الگ سکھا دیا اور سب ملکوں کے باسی ایک سی ضروریات رکھنے کے باوجود رنگت، چہرے کے نقوش اور اظہارِ مطلب میں مختلف ہیں اگر صرف اس پہلو پہ غور کیا جائے تو تمام جہانوں کے لیے اس میں بے شمار دلائل موجود ہیں۔ تمہارا راتوں کو بے سُدھ سونا اور دنیا و مافیہا سے کٹ جانا کہ سوتے میں شاہ و گدا کا فرق بھی مٹ جاتے اسی کی عظمت

کی دلیل ہے ایسا ہی پھر سے جاگ اٹھنا اور معاملاتِ دنیا میں مصروف ہو جانا بہت بڑی دلیل ہے جو لوگ بات سُن کر اس پر غور کریں تو وہ یہ حقیقت جان سکتے ہیں۔

اسی طرح کڑکتی ہوئی بجلی اور گرجتے ہوئے بادل بھی تو اس کی قدرتِ کاملہ کے گواہ ہیں کہ جب امڈ کر آئیں تو انسان کا دل دہل جاتا ہے مگر اسی میں اسے رحمت کی بارش کی امید بھی ہوتی ہے۔ اور پھر اسی بادل سے پانی برسا کر مُردہ زمین میں حیات پیدا کر دیتا ہے اور رنگا رنگ زندگی لہریں لینے لگتی ہے اگر کسی کی عقل سلامت ہو تو اس کے لیے بہت بڑے دلائل ہیں یعنی ان حقائق پر غور و فکر ہی کا نام سائنس ہے اور اسی علم کو سمجھنا اور اس کے ذریعے عظمتِ باری کو پانا ہی عقلمندی ہے۔ اچھا تو یہ دیکھ کہ ان زمینوں اور آسمانوں کو اس قادرِ مطلق نے کیسے قائم کر رکھا ہے۔ کوئی ظاہری سہارا یا آسرا آسمان تو کیا زمین کے لیے بھی نہیں فضا میں اڑتی پھر رہی ہے ان سب کو اللہ کے حکم نے ان کی جگہ پر قائم کر رکھا ہے اور زمین پر کس قدر حیات ہے جو پھر مٹی میں ملتی چلی جا رہی ہے تو جس قادرِ مطلق نے پہلے یہ سب نظام چلا رکھا ہے موت کے بعد بھی جیسے تمہیں پکارے گا تو تم زمین کے پیٹ سے نکل کر کھڑے ہو جاؤ گے۔ زمین و آسمان کے نظام کو محض اسباب کی کارکردگی نہ جانو بلکہ زمین و آسمان میں جو کوئی بھی ہے وہ بھی اسی کا پیدا کیا ہوا ہے اور سب اسی کی ملکیت ہیں اور سب کے سب وجود ہوں یا اسباب و ذرائع اس کے مطیع و فرمانبردار ہیں۔ وہ ہی ایک ذات ہے جو عدم سے مخلوق کو وجود میں لاتا ہے کچھ بھی نہیں ہوتا تو وہ پیدا فرما دیتا ہے۔ وہی ذات دوبارہ پھر پیدا کر دے گا اور یہ سب کچھ اس کی ذات کے لیے بالکل آسان ہے۔ اور اس کا مثل کوئی نہیں۔ زمین اور آسمانوں میں اس کی شان بے حد بلند ہے اور وہ ہر شے پہ غالب ہے اور بہت حکمت والا ہے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۸ تا ۴۰

اُتۡلُ مَآ اُوۡحِیَ ۲۱/۷

ضَرَبَ لَكُمۡ مَّثَلًا مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ ؕ هَلۡ لَّكُمۡ مِّنۡ مَّا مَلَكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ شُرَكَآءَ فِىۡ مَا رَزَقۡنٰكُمۡ فَاَنۡتُمۡ فِيۡهِ سَوَآءٌ تَخَافُوۡنَهُمۡ كَخِيۡفَتِكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۸﴾

وہ تمہارے لئے تمہارے ہی حال کی ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ بھلا جن (لونڈی غلاموں) کے تم مالک ہو وہ اس مال میں جو ہم نے تمکو عطا فرمایا ہے تمہارے شریک ہیں اور (کیا) تم اس میں (انکو اپنے) برابر (مالک سمجھتے) ہو اور کیا تم انسے اسطرح ڈرتے ہو جسطرح اپنوں سے ڈرتے ہو؟ اسطرح ہم عقل والوں کیلئے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں ﴿۲۸﴾

28. He coineth for you a similitude of yourselves. Have ye, from among those whom your right hands possess, partners in the wealth We have bestowed upon you, equal with you in respect thereof, so that ye fear them as ye fear each other (that ye ascribe unto Us partners out of that which We created)? Thus We display the revelations for people who have sense.

29. Nay, but those who do wrong follow their own lusts without knowledge. Who is able to guide him whom Allah hath sent astray? For such there are no helpers.

مگر جو ظالم ہیں بے سمجھے اپنی خواہشوں کے پیچھے چلتے ہیں تو جس کو خدا گمراہ کرے اُسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور اُن کا کوئی مددگار نہیں ﴿۲۹﴾

بَلِ اتَّبَعَ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَهْوَآءَهُم بِغَيْرِ عِلْمٍ ۖ فَمَن يَهْدِى مَنْ أَضَلَّ اللَّهُ ۖ وَمَا لَهُم مِّن نَّٰصِرِينَ ﴿۲۹﴾

30. So set thy purpose (O Muhammad) for religion as a man by nature upright—the nature (framed) of Allah, in which He hath created man. There is no altering (the laws of) Allah's creation. That is the right religion, but most men know not—

تو تم ایک طرف کے ہو کر دین (خدا کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے جاؤ (اور) خدا کی فطرت کو جس پر اُس نے لوگوں کو پیدا کیا ہے (اختیار کئے رہو) خدا کی بنائی ہوئی (فطرت) میں تغیر وتبدل نہیں ہو سکتا۔ یہی سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ﴿۳۰﴾

فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِى فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۳۰﴾

31. Turning unto Him (only); and be careful of your duty unto Him, and establish worship, and be not of those who ascribe partners (unto Him);

(مومنو) اُسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہو اور اس سے ڈرتے رہو اور نماز پڑھتے رہو اور مشرکوں میں نہ ہونا ﴿۳۱﴾

مُنِيبِينَ إِلَيْهِ وَاتَّقُوهُ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ﴿۳۱﴾

32. Of those who split up their religion and became schismatics, each sect exulting in its tenets.

(اور نہ) اُن لوگوں میں (ہونا) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور (خود) فرقے فرقے ہو گئے۔ سب فرقے اسی سے خوش ہیں جو اُن کے پاس ہے ﴿۳۲﴾

مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا ۖ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُونَ ﴿۳۲﴾

33. And when harm toucheth men they cry unto their Lord, turning to Him in repentance; then, when they have tasted of His mercy, behold! some of them attribute partners to their Lord,

اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے پروردگار کو پکارتے اور اُسی کی طرف رجوع ہوتے ہیں پھر جب وہ اُن کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتا ہے تو ایک فرقہ اُن میں سے اپنے پروردگار سے شرک کرنے لگتا ہے ﴿۳۳﴾

وَإِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْا رَبَّهُم مُّنِيبِينَ إِلَيْهِ ثُمَّ إِذَآ أَذَاقَهُم مِّنْهُ رَحْمَةً إِذَا فَرِيقٌ مِّنْهُم بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُونَ ﴿۳۳﴾

34. So as to disbelieve in that which We have given them. (Unto such it is said): Enjoy yourselves awhile, but ye will come to know.

تاکہ جو ہم نے اُن کو بخشا ہے اُس کی ناشکری کریں سو (خیر) فائدے اٹھا لو عنقریب تم کو (اس کا انجام) معلوم ہو جائے گا ﴿۳۴﴾

لِيَكْفُرُوا بِمَآ ءَاتَيْنَٰهُمْ ۚ فَتَمَتَّعُوا فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ ﴿۳۴﴾

35. Or have We revealed unto them any warrant which speaketh of that which they associate with Him?

کیا ہم نے اُن پر کوئی ایسی دلیل نازل کی ہے کہ اُن کو خدا کے ساتھ شرک کرنا بتاتی ہے ﴿۳۵﴾

أَمْ أَنزَلْنَا عَلَيْهِمْ سُلْطَٰنًا فَهُوَ يَتَكَلَّمُ بِمَا كَانُوا بِهِۦ يُشْرِكُونَ ﴿۳۵﴾

36. And when We cause mankind to taste of mercy they rejoice therein; but if an evil thing befall them as the consequence of their own deeds, lo! they are in despair!

اور جب ہم لوگوں کو اپنی رحمت کا مزا چکھاتے ہیں تو اُس سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اُن کے عملوں کے سبب جو اُن کے ہاتھ آگے بھیج چکے ہیں کوئی گزند پہنچے تو ناامید ہو کر رہ جاتے ہیں ﴿۳۶﴾

وَإِذَآ أَذَقْنَا النَّاسَ رَحْمَةً فَرِحُوا بِهَا ۖ وَإِن تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ إِذَا هُمْ يَقْنَطُونَ ﴿۳۶﴾

37. See they not that Allah enlargeth the provision for whom He will, and straiteneth (it for whom He will). Lo! herein indeed are portents for folk who believe.

کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا ہی جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کرتا ہے اور (جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کرتا ہے۔ بےشک اس میں ایمان لانے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ﴿۳۷﴾

أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَن يَشَآءُ وَيَقْدِرُ ۚ إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَٰتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿۳۷﴾

38. So give to the kinsman his due, and to the needy, and to the wayfarer. That is best for those who seek Allah's countenance. And such are they who are successful.

تو اہل قرابت اور محتاجوں اور مسافروں کو اُن کا حق دیتے رہو۔ جو لوگ رضائے خدا کے طالب ہیں یہ اُن کے حق میں بہتر ہے۔ اور یہی لوگ نجات حاصل کرنے والے ہیں ﴿۳۸﴾

فَـَٔاتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُۥ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ يُرِيدُونَ وَجْهَ اللَّهِ ۖ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿۳۸﴾

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَا۟ فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ﴿٣٩﴾

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ هَلْ مِنْ شُرَكَاۗىِٕكُمْ مَّنْ يَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَيْءٍ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع

اور جو تم سود دیتے ہو کہ لوگوں کے مال میں افزائش ہو تو خدا کے نزدیک اس میں افزائش نہیں ہوتی اور جو تم زکوٰۃ دیتے ہو اور اس سے خدا کی رضامندی طلب کرتے ہو تو (وہ موجب برکت ہے اور) ایسے ہی لوگ (اپنے مال کو) دوچند سہ چند کرنے والے ہیں (۳۹)

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا پھر تم کو رزق دیا پھر تمہیں مارے گا۔ پھر زندہ کرے گا۔ بھلا تمہارے (بنائے ہوئے) شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرسکے۔ وہ پاک ہے اور (اس کی شان) ان کے شریکوں سے بلند ہے (۴۰)

39. That which ye give in usury in order that it may increase on (other) people's property hath no increase with Allah; but that which ye give in charity, seeking Allah's countenance, hath increase manifold.

40. Allah is He Who created you and then sustained you, then causeth you to die, then giveth life to you again. Is there any of your (so called) partners (of Allah) that doth aught of that? Praised and exalted be He above what they associate (with Him)!

اسرار و معارف

اللہ کریم تمہارے لیے ایک مثال ارشاد فرماتا ہے کہ تم خود اپنی ذات پہ غور کرو تمہارے جیسے انسان جو تمہاری طرح اللہ کی مخلوق ہیں اور تمام انسانی اوصاف میں تمہارے ساتھ ہیں مگر تمہارے غلام اور خادم ہیں صرف اس ایک وجہ سے وہ تمہارے مال میں تمہاری مرضی کے بغیر مداخلت نہیں کر سکتے اور اگر کوئی تمہارا معمولی سا حصہ دار اور شریک ہو تو پھر تم اس کی ناراضگی سے کس قدر ڈرتے ہو اور اس کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کرتے تو جنہیں تم نے اللہ کا شریک ٹھہرایا ہے وہ تو اس کی مخلوق ہیں کسی بھی وصف میں اس کے شریک نہیں اور اگر اللہ کا کوئی شریک ہوتا تو اللہ کی مرضی سے نظام نہ چلتا اور یوں تباہ ہو چکا ہوتا۔ اس طرح سے دلائل بہت واضح بیان کیے جاتے ہیں مگر بات عقلمندوں کی سمجھ میں آسکتی ہے جبکہ ان ظالموں کی عقل بھی خواہشاتِ نفس کی پیروی کے باعث کام نہیں کرتی اور یہ بغیر کسی علمی و عقلی دلیل کے محض خواہشات کے اسیر ہیں۔ اور جب کسی کی برائی اس حد کو پہنچ جائے کہ اللہ ناراض ہو کر اسے گمراہی پہ لگا دیں تو پھر اسے کوئی بھی ہدایت نہیں دے سکتا اور کوئی اس کی مدد کرنے والا بھی نہیں ہو سکتا تو اے مخاطب تو اپنا رخ درست رکھ اور ہر طرف سے یکسو ہو کر دینِ اسلام کو اختیار کرلے

دینِ فطرت کہ یہی دینِ حق عین انسانی فطرت پر ہے وہ مزاج اور فطرت جو مسخ نہ ہوا ہو اسلام اس کے

عین مطابق ہے کہ انسان فطرۃً کسی کی غلامی پسند نہیں کرتا اور اسلام اسی کا حکم دیتا ہے کہ ہر انسان صرف اللہ کا بندہ ہے بندوں کا نہیں ہر انسان جان مال آبرو کا تحفظ چاہتا ہے جو سب سے بہتر اور اعلیٰ طریقے سے اسلام عطا کرتا ہے غرض ہر کام میں اور عقیدے عمل اخلاق ہر اعتبار سے اسلام ہی انسانی مزاج کے عین مطابق ہے کہ اللہ ہر ایک کو وہی انسانی فطرت عطا کرتا ہے کسی کی فطرت تبدیل نہیں کرتا ہاں اگر وہ خود بے دین اور بدکار محفل و کردار اپنا کر اسے دھندلا نہ دے اسی لیے علماءِ حق کا قول ہے کہ صحبتِ بد سے اجتناب فرض ہے اور فطری استعداد کی حفاظت کرنا فرض ہے اسلام بالکل سیدھا راستہ ہے لیکن لوگوں کی اکثریت جو اپنی فطری انسانی صلاحیتوں کو زنگ آلود کر چکے ہیں اس حقیقت کو بھی سمجھ نہیں پاتے۔ لہذا ہمیشہ اپنی ساری امیدیں اللہ سے وابستہ رکھو اور اس کی اطاعت و عبادت میں کوتاہی نہ کرو کبھی شرک مت کرو جیسا کہ لوگوں نے شرک کر کے دین میں پھوٹ ڈالی اور بہت سے گمراہ فرقے (شیعہ) ہو گئے۔

لفظ شیعہ

شیعہ کا لفظ یہاں بھی گمراہ فرقہ پر بولا گیا ہے ہر فرقہ اپنی گمراہی پہ خوش ہے اور خود کو حق پر سمجھ رہا ہے حالانکہ حق تو اللہ واحد کی اطاعت اور صرف اسی کی عبادت میں تھا جسے چھوڑ کر انہوں نے بندوں کی رائے مان لی اور دین میں اختلاف کر کے الگ ہو گئے اس بات سے پتہ چل جاتا ہے کہ فطرتِ انسانی کیا ہے کہ جب کسی انسان پہ ایسی مصیبت پڑے کہ وہ سب آسروں سے ناامید ہو جائے تو پھر نہایت خلوص سے صرف اللہ کو پکارتا ہے یعنی اپنی فطرت کی طرف پلٹتا ہے اور اللہ ایسا کریم ہے کہ اس کی مصیبت دور فرما دیتا ہے اس کے باوجود کچھ لوگ اس کے بعد بھی شرک کرنے لگتے ہیں۔ اور میرے احسانات کا تو انکار کر دیتے ہیں مگر میری ہی نعمتوں سے فائدہ حاصل کرتے ہیں اور کھاتے پیتے عیش کرتے ہیں لیکن بہت جلد انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا کیا اللہ نے ان پر کوئی ایسی نشانی یا کتاب نازل کر دی ہے جو انہیں شرک کرنے کا حکم دے رہی ہے ہرگز نہیں پہلے یہ ثابت ہوا کہ ان کے پاس کوئی عقلی دلیل بھی نہیں کہ انتہائے مصیبت میں پھر سب کو چھوڑ کر اللہ ہی کو پکارتے ہیں اب یہ ارشاد ہوا کہ شرک پر کوئی نقلی دلیل بھی تو نہیں۔ بلکہ ان لوگوں کا مزاج ایسا بن گیا ہے کہ جب اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملتی ہے تو بہت خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے مگر جب ان کے کرتوتوں کے باعث کوئی مصیبت آجائے تو بالکل

ناامید ہونے لگتے ہیں یعنی انہیں دکھ سکھ کسی حال میں اللہ سے تعلق نصیب نہیں۔ کیا یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ جسے چاہے بے شمار نعمتیں عطا کر دیتا ہے اور جسے چاہے اس پر تنگی بھیج دیتا ہے یہ سب اس کی اپنی حکمت کے تابع ہے اور جن کو ایمان نصیب ہوتا ہے اس کے لیے اس میں بہت بڑی نشانیاں ہیں۔ بلکہ جسے مال اور فراخی نصیب ہوتی ہے وہ مال صرف اس کا نہیں اس میں اللہ نے بہت سے لوگوں کا حق رکھا ہے جیسے قرابت داروں کا اور مساکین کا نیز مسافر کا کبھی زکوٰۃ کی صورت میں کبھی صدقہ نفل کی صورت میں یا احسان و تبرع کی صورت میں اور جن لوگوں کا مقصد اللہ کریم کی رضا ہے ان کے لیے یہ بہت بہتر ہے کہ دنیا کی نعمتیں اس کی رضا کی خاطر قربان کرتے ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

اور اگر کسی عزیز یا دوست کو مال اس نیت پہ دیا جائے کہ کل یہ اس سے زیادہ مجھے دے گا جیسے عموماً شادی بیاہ یا کسی کی وفات وغیرہ پہ لوگ کرتے ہیں جو بظاہر تو احسان کر کے کرتے ہیں مگر نیت کل ان سے زیادہ وصولی کی ہوتی ہے تو اگرچہ دنیا میں انہیں زیادہ مل بھی جائے اللہ کے نزدیک وہ یا اس کا ثواب و اجر نہیں بڑھتا بلکہ صرف وہ مال جو صرف اللہ کی رضامندی کے لیے دیا جاتا ہے وہی بڑھتا رہتا ہے اور اس کے اجر میں زیادتی ہوتی رہتی ہے۔

اللہ تو وہ ذات ہے جو تمہارا خالق ہے جو تم کو پیدا کرتا ہے اور جب تک دنیا میں رکھتا ہے تمہیں رزق عطا کرتا ہے پھر تم کو موت سے ہمکنار کرتا ہے اور موت کے بعد پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا تمہارے یہ معبودانِ باطلہ جن کو تم اللہ کا شریک سمجھتے ہو ایسا کر سکتے ہیں ہرگز نہیں بلکہ اللہ تمہارے ان مشرکانہ خیالات سے پاک اور بہت بلند ہے۔

رکوع نمبر ۵   آیات ۴۱ تا ۵۳   اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۸

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ
أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي
عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾

خشکی اور تری میں لوگوں کے اعمال کے سبب فساد پھیل
گیا ہے تاکہ خدا اُن کو اُن کے بعض اعمال کا مزہ چکھائے
عجب نہیں کہ وہ باز آجائیں ﴿۴۱﴾

41. Corruption doth appear on land and sea because of (the evil) which men's hands have done, that He may make them taste a part of that which they have done, in order that they may return.

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ
كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ كَانَ
اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿٤٢﴾

کہہ دو کہ ملک میں چلو پھرو اور دیکھو کہ جو لوگ (تم سے)
پہلے ہوئے ہیں اُن کا کیسا انجام ہوا ہے۔ اُن میں
زیادہ تر مشرک ہی تھے ﴿۴۲﴾

42. Say (O Muhammad, to the disbelievers): Travel in the land, and see the nature of the consequence for those who were before you! Most of them were idolaters.

فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ
اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ
يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿٤٣﴾

تو اس روز سے پہلے جو خدا کی طرف سے آکر رہیگا اور
رک نہیں سکے گا دین (کے رستے) پر سیدھا منہ کئے چلے
چلو اس روز (سب) لوگ منتشر ہو جائیں گے ﴿۴۳﴾

43. So set thy purpose resolutely for the right religion, before the inevitable day cometh from Allah. On that day mankind will be sundered—

مَنْ كَفَرَ فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ
صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ يَمْهَدُوْنَ ﴿٤٤﴾

جس شخص نے کفر کیا تو اُسکے کفر کا ضرر اُسی کو ہے اور جس نے
نیک عمل کئے تو ایسے لوگ اپنے ہی لئے آرامگاہ درست کرتے ہیں ﴿۴۴﴾

44. Whoso disbelieveth must (then) bear the consequences of his disbelief, while those who do right make provision for themselves—

لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
مِنْ فَضْلِهٖ ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿٤٥﴾

جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اُنکو خدا اپنے فضل
سے بدلہ دیگا۔ بیشک وہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۴۵﴾

45. That He may reward out of his bounty those who believe and do good works. Lo! He loveth not the disbelievers (in His guidance).

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ
وَّلِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَلِتَجْرِيَ
الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ
وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٤٦﴾

اور اُسی کی نشانیوں میں سے ہے کہ ہواؤں کو بھیجتا ہے کہ خوشخبری
دیتی ہیں تاکہ تم کو اپنی رحمت کے مزے چکھائے اور تاکہ اُسکے
حکم سے کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اُسکے فضل سے (روزی)
طلب کرو عجب نہیں کہ تم شکر کرو ﴿۴۶﴾

46. And of His signs is this: He sendeth herald winds to make you taste His mercy, and that the ships may sail at His command, and that ye may seek His favour, and that haply ye may be thankful.

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى
قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَانْتَقَمْنَا
مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا ۗ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا
نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

اور ہم نے تم سے پہلے بھی پیغمبر بھیجے تو وہ اُنکے پاس
نشانیاں لے کر آئے سو جو لوگ نافرمانی کرتے تھے ہم نے
اُن سے بدلہ لے کر چھوڑا اور مومنوں کی مدد ہم پر
لازم تھی ﴿۴۷﴾

47. Verily We sent before thee (Muhammad) messengers to their own folk. They brought them clear proofs (of Allah's Sovereignty). Then We took vengeance upon those who were guilty (in regard to them). To help believers is incumbent upon Us.

اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا
فَيَبْسُطُهٗ فِي السَّمَآءِ كَيْفَ يَشَآءُ وَيَجْعَلُهٗ
كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ
فَاِذَآ اَصَابَ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ
اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿٤٨﴾

خدا ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادل کو ابھارتی
ہیں۔ پھر خدا اسکو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا اور
تہہ بتہ کر دیتا ہے پھر تم دیکھتے ہو کہ اُسکے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے
پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اُسے برسا دیتا ہے
تو وہ خوش ہو جاتے ہیں ﴿۴۸﴾

48. Allah is He who sendeth the winds so that they raise clouds, and spreadeth them along the sky as pleaseth Him, and causeth them to break and thou seest the rain downpouring from within them. And when He maketh it to fall on whom He will of His bondmen, lo! they rejoice;

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ يُّنَزَّلَ عَلَيْهِمْ
مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِيْنَ ﴿٤٩﴾

اور بیشتر تو وہ مینہ کے اُترنے سے پہلے ناامید
ہو رہے تھے ﴿۴۹﴾

49. Though before that, even before it was sent down upon them, they were in despair.

فَانْظُرْ اِلٰٓى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْيِ
الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ اِنَّ ذٰلِكَ لَمُحْيِ
الْمَوْتٰى ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٥٠﴾

تو (اے دیکھنے والے) خدا کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھ
کہ وہ کس طرح زمین کو اُسکے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک وہ
مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ﴿۵۰﴾

50. Look, therefor, at the prints of Allah's mercy (in creation): how He quickeneth the earth after her death. Lo! He verily is the Quickener of the Dead, and He is Able to do all things.

وَلَئِنْ اَرْسَلْنَا رِيْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا
لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ يَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾
فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ
الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿۵۲﴾
وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْيِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ۭ
اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ
مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع

اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ (اسکے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ)
زرد (ہو گئی ہے) تو اسکے بعد وہ ناشکری کرنے لگ جائیں ﴿۵۱﴾
تو تم مُردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب وہ
پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو ﴿۵۲﴾
اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) راہِ راست پر
لا سکتے ہو۔ تم تو ان ہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری
آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں ﴿۵۳﴾

51. And if We sent a wind and they beheld it yellow, they verily would still continue in their disbelief.
52. For verily thou (Muhammad) canst not make the dead to hear, nor canst thou make the deaf to hear the call when they have turned to flee.
53. Nor canst thou guide the blind out of their error. Thou canst make none to hear save those who believe in Our revelations so that they surrender (unto Him).

اسرار و معارف

کفر و شرک کی مصیبت اللہ کی ناراضگی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس سے نظامِ عالم میں خرابی پیدا ہو کر خشکی وتری پہ فساد پھیلتا ہے اگرچہ رحمتِ باری انسان کے سب گناہوں کی سزا اس پر فوراً نہیں ڈالتی اور اللہ انسان کو مہلت دیتا ہے مگر اس کے باوجود گناہوں کے اثراتِ بد کا اظہار ہوتا رہتا ہے جیسے کافر دنیا میں بے حیائی کو عورت کی آزادی کا نام دے کر رواج دیا گیا آج وہی مصیبت ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے ہر گھر کا سکون تباہ ہو رہا ہے اولاد کا کوئی نسب نہیں ملتا اور ایڈز جیسے موذی امراض بدکاری کا پھل ہیں ایسے ہی معاش میں سودی نظام کے بڑے بڑے نتائج دیکھ کر لوگ توبہ کریں اور واپس آجائیں۔ ان سے کہہ دیجیے کہ روئے زمین پر پھر کر تباہ شدہ قوموں کے آثار سے اندازہ کرو کہ ان لوگوں کا انجام کیا ہوا یہ سب لوگ اور ان کی اکثریت شرک ہی میں مبتلا تھی جو ان کی تباہی کا سبب بن گیا۔ اے مخاطب پورے خلوص سے دین اسلام پر قائم رہ اس وقت سے پہلے کہ اللہ کے عذاب ٹلیں گے نہیں یعنی قیامِ قیامت یا موت تک تو مہلت ملتی ہے پھر یہ صورت نہ ہو گی بلکہ لوگ الگ الگ کر کے جمع کر دیئے جائیں گے جو لوگ کفر میں مبتلا رہے وہ اپنے کفر کی سزا پائیں گے اور جنہوں نے نیک اعمال کیے وہ اپنی خاطر کرتے رہے اس کا نیک بدلہ پائیں گے بے شک اللہ کا انعام ان کے اعمال سے بہت زیادہ ہو گا اور ایمان رکھنے والے اور نیک عمل کرتے والوں کو اپنی بخشش سے نوازے گا جبکہ وہ کفار کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔

اس کی قدرت کاملہ کی دلیل یہ بھی ہے کہ ہوا کے دوش پہ حیات لاد دیتا ہے اور جدھر کو جاتی ہے بارش کی خوشخبری سناتی ہے۔ اور ایسا نظام ترتیب دے دیا ہے کہ اس طرح بارش و بادل کی صورت اللہ کی رحمت تم لوگوں تک پہنچتی رہے۔ دریا و سمندر بنا دیئے تمہیں جہاز چلانا سکھا دیا یہ سب اسی کی قدرت کاملہ سے وجود پذیر ہوتا ہے کہ تم اس طرح اپنی روزی تلاش کرو اور اللہ کا شکر ادا کرتے رہو۔

آپ سے پہلے بھی ہم نے مختلف قوموں کے پاس اپنے رسول بھیجے جو بالکل واضح دلائل لے کر مبعوث ہوئے۔ ان قوموں کے کفار و مشرکین نے بھی سرکشی کی مسلمانوں کے مقابل آئے اور یوں انہیں تباہ کر کے ان کے جرم کا بدلہ ان سے لیا گیا نیز مومنین کی مدد کر کے انہیں غالب کیا گیا کہ ایمان والوں کے ساتھ اللہ کی مدد کا وعدہ ہے۔ اس لیے اللہ کے ذمہ تھا کہ ان کی مدد فرماتا۔

اللہ جو وہ قادر ہے کہ کروڑوں ٹن پانی ہوا کے دوش پہ پھیلا دیتا ہے اور ہوائیں ان تہ در تہ بادلوں کو اٹھائے پھرتی ہیں جہاں اللہ چاہتا ہے لے جاتی ہیں۔ اور پھر کیا قدرت کاملہ ہے کہ جب وہ چاہتا ہے اس بادل سے بارش کے قطرے ٹپکنے لگتے ہیں۔ اور اپنے بندوں کو جہاں جہاں چاہتا ہے یہ بارش پہنچاتا ہے جس سے وہ بہت خوش ہوتے ہیں جبکہ بارش نہ ہونے کے باعث وہ بہت تکلیف میں مبتلا تھے اور نزول بارش کیا ہے تقسیم رحمت ہے کہ حیات تقسیم ہونے لگتی ہے اور زمین کے ذرے ذرے سے حیات پھوٹنے لگتی ہے جبکہ بارش سے پہلے زمین مُردہ ہو چکی ہوتی ہے یہی قادرِ مطلق مُردوں کو بھی زندہ کرے گا کہ وہ ہر شے پہ قدرت رکھتا ہے

سائنس

سائنس کیا ہے یہی کہ اشیا کیا ہیں کیسے وجود میں آتی ہیں اور ان کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ یہ جاننا خود اس کی عظمت کی دلیل بن جاتا ہے کہ مختلف گیسوں روشنی کی لہروں اور مٹی کے ذرّوں میں کیا کیا تاثیرات رکھ دی ہیں۔ جہاں تک کفار کی کم ہمتی کا تعلق ہے تو یہ اس قدر ناشکرے ہیں کہ ذرا تیز ہوا چلے اور ان کی کھیتی مُرجھانے لگے تو اللہ کے سب احسانات کو بھول کر پھر کفر اور ناشکری کرنے لگتے ہیں لہذا ایسے لوگ جن کی سماعت و بصارت کفر و گناہ کے باعث حق بات کے سننے سے محروم ہو چکی ہے اور جو اس لحاظ سے مُردہ کی مانند ہیں کہ بات سُن بھی لیں تو عمل نہ کر سکیں یا اس اندھے کی مانند جس کی نظر ہی نہ ہو راستہ نہ دیکھ سکیں یا اس بہرے کی مانند کہ جو سننے کی صلاحیت سے بھی محروم ہے اور سننا چاہتا بھی نہیں بلکہ پیٹھ پھیر کے

چل دیتا ہے تو ایسوں کو آپ سنا نہ سکیں گے کہ آپ کے ارشادات کو سننے یعنی دل میں جگہ دینے کے لیے تو ایمان شرط ہے یا ایمان کی طلب تو باقی ہو لہذا آپ کی بات مسلمان اور ایمان والے سن کر اپنے دل میں بسا سکتے ہیں پہلے سورہ شعرا میں گزر چکا کہ یہ آیات سماع موتٰی کے موضوع پر نہیں ہیں۔

رکوع نمبر ۶ — آیات ۵۴ تا ۶۰ — اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ ۲۱/۹

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ
جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَیْبَةً ؕ
یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَهُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾
وَیَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬
مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍ ؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾
وَقَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَالْاِیْمَانَ
لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰی یَوْمِ الْبَعْثِ ۫
فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا
تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾
فَیَوْمَئِذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ
وَلَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾
وَلَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ
مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ؕ وَلَئِنْ جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ
الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ﴿۵۸﴾
كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ
لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۹﴾
فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلَا یَسْتَخِفَّنَّكَ
الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

خدا ہی تو ہے جس نے تم کو (ابتدا میں) کمزور حالت میں
پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی پھر طاقت کے
بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے
اور وہ صاحب دانش اور صاحب قدرت ہے ﴿۵۴﴾
اور جس روز قیامت برپا ہو گی گنہگار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں)
ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے۔ اسی طرح وہ (رستے سے) الٹے جاتے تھے ﴿۵۵﴾
اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے
کہ خدا کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو
اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تم کو اس کا یقین
ہی نہ تھا ﴿۵۶﴾
تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دیگا
اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی ﴿۵۷﴾
اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر
طرح کی مثال بیان کر دی ہے اور اگر تم انکے سامنے کوئی نشانی
پیش کرو تو یہ کافر کہہ دینگے کہ تم تو جھوٹے ہو ﴿۵۸﴾
اسی طرح خدا ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے
مہر لگا دیتا ہے ﴿۵۹﴾
پس تم صبر کرو بیشک خدا کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو
لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں اوچھا نہ بنا دیں ﴿۶۰﴾

54. Allah is He Who shaped you out of weakness, then appointed after weakness strength, then, after strength, appointed weakness and grey hair. He createth what He will. He is the Knower, the Mighty.

55. And on the day when the Hour riseth the guilty will vow that they did tarry but an hour—thus were they ever deceived.

56. But those to whom knowledge and faith are given will say: The truth is, ye have tarried, by Allah's decree, until the Day of Resurrection. This is the Day of Resurrection, but ye used not to know.

57. In that day their excuses will not profit those who did injustice nor will they be allowed to make amends.

58. Verily We have coined for mankind in the Qur'ān all kinds of similitudes; and indeed if thou comest unto them with a miracle, those who disbelieve would verily exclaim: Ye are but tricksters!

59. Thus doth Allah seal the hearts of those who know not.

60. So have patience (O Muhammad)! Allah's promise is the very truth, and let not those who have no certainty make thee impatient.

—o—

اسرار و معارف

اللہ ہی عظیم ذات ہے جو انسان کو بہت کمزور و ناتواں پیدا فرماتا ہے ذرا اپنی تخلیق پہ غور کرو کیسے

چھوٹے سے جرثومے سے تمہیں انسانی قالب عطا کرتا ہے اس کی یہ ساری صنعت اس کی عظمت پہ گواہ ہے پھر ننھے مُنّے بچّے کو بتدریج جوان بنا دیتا ہے طاقتور اور شاہ زور۔ دانشور حاکم عالم اور پھر ایک ایک کر کے اس کے قویٰ ڈھلنے لگتے ہیں اور پھر ایک کمزور سفید بالوں والا بوڑھا بن جاتا ہے اور اس سارے نظام میں کسی کا کوئی بس نہیں چلتا۔ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جو نظام اس نے ترتیب دے دیا ہے وہی چلتا ہے اور وہ خود اس سارے نظام کو خوب جانتا ہے کہ وہ ہر شے پر قادر ہے بلکہ ان کا شعور تو ایسا مسخ ہوا ہے کہ آخرت میں بھی اسے سمجھ نہ آسکے گی اور جب قیامت قائم ہو جائے گی اٹھ کھڑے ہوں گے تو کہیں گے ابھی تو ہم مرے تھے کہ فوراً کھڑا کر دیا گیا اور اس بات پر قسمیں کھائیں گے کہ ہم تو برزخ میں بس گھڑی بھر کو ٹھہرے دنیا میں بھی ایسی ہی اُلٹی ہانکا کرتے تھے مگر جنہیں دنیا میں علم نصیب ہوا جس کی بنیاد ایمان ہے وہ انہیں کہیں گے کہ تم وہ پورا عرصہ ٹھہرے رہے جو اللہ نے لوح محفوظ میں قیامت کے قائم ہونے کا مقرر فرمایا تھا اور قیامت اپنے درست وقت پہ قائم ہوتی ہے۔ یہی اس کا درست وقت تھا مگر تمہاری جہالت نے تمہیں سمجھنے سے محروم کر رکھا ہے۔

قیامت کے روز کفار کی کوئی معذرت قبول نہ کی جائے گی اور نہ ہی انہیں معذرت کرنے کا موقع دیا جائے گا بلکہ توبہ اور قبولِ ایمان کا وقت تو آج دنیا میں ہے جہاں لوگوں کے لیے اس قرآن کریم میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود یہ مختلف معجزات کا مطالبہ کرتے ہیں اور اگر انہیں وہ معجزات دکھا بھی دیئے جائیں اور آپ ان کی مطلوبہ بات پوری بھی کر دیں تو یہ کہہ دیں گے کہ آپ نے درست نہیں فرمایا بلکہ ہمیں دھوکا دیا جا رہا ہے اس لیے کہ یہ ان کی جہالت اور کفر کی سزا ہے کہ اللہ نے ان کے دلوں پر مُہر کر دی ہے لہٰذا آپ صبر کیجیے ان کی ایذا پر بھی اور اللہ کی اطاعت پر بھی کہ بے شک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور اے مخاطب کبھی بھی کفار کی ایذا یا دنیا کا کوئی لالچ تیرے پائے ثبات کو ڈگمگا نہ سکے۔

الحمد للہ۔ ۲۲ رمضان ۱۴۱۴ ھجری کو سورہ روم تمام ہوئی۔

۶ مارچ ۱۹۹۴ء